

## از عدالت الاعظمیٰ

مہانتھ رام سو روپ داس

بنام

ریاست بہار

(جے۔ ایل۔ کپور، ایم۔ ہدایت اللہ اور جے۔ سی۔ شاہ، جسٹسز)

زرعی انکم ٹیکس۔ اسٹیٹ میں عدالت کے انتظامیہ وصول کنندہ۔ مالک کے اگر ایسی مدت کے لیے ٹیکس کا تخمینہ لگانے کے لیے ذمہ دار ہے۔ بہار زرعی انکم ٹیکس ایکٹ، XXXII آف 1948، دفعہ 2، شق (ایم)، 3 اور 13۔

اپیل کنندہ بہار میں استھال اسٹیٹ کا مہنت تھا جو اسٹیٹ سے متعلق مقدمے میں سول کورٹ کے ذریعہ مقرر کردہ وصول کنندہ کے انتظام میں تھا۔ اپیل پر اس عدالت میں فیصلے کے لیے جو سوال پیدا ہوا وہ یہ تھا کہ کیا اپیل کنندہ مہنت بہار زرعی انکم ٹیکس ایکٹ، 1948 کے تحت اس سال کے لیے زرعی انکم ٹیکس ادا کرنے کے لیے ذمہ دار تھا جس میں جائیداد عدالت وصول کنندہ کے انتظام میں تھی۔

مانا گیا کہ اگرچہ وصول کنندہ کی طرف سے جمع کی گئی آمدنی اپیل کنندہ کی آمدنی تھی۔ بہار زرعی انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 2، شق (ایم) اور 13 کی دفعات کی وجہ سے ٹیکس لگانے والے حکام کے لیے یہ کھلا تھا کہ وہ وصول کنندہ کو ٹیکس دہندہ کے طور پر سمجھیں کیونکہ اس کے پاس وہ جائیداد تھی جس سے آمدنی حاصل کی گئی تھی، لیکن اس وجہ سے مالک کے ہاتھ میں موجود آمدنی ٹیکس کی تشخیص کی ذمہ داری سے مستثنیٰ نہیں تھی۔ ایکٹ کے دفعہ 3 میں ہر "شخص" کی زرعی آمدنی وصول کرنے کا التزام ہے جیسا کہ دفعہ 2، شق (ایم) میں بیان کیا

گیا ہے جس میں ایک وصول کنندہ شامل ہے اور دفعہ 13 محض وصول کنندگان سمیت "افراد" سے ٹیکس کی وصولی کے لیے ایک مشینری فراہم کرتا ہے اور یہ بذات خود چارج کرنے والا دفعہ نہیں ہے۔

دیوانی اپیل کا دائرہ اختیار : دیوانی اپیل نمبر 449 آف 1958۔

7 اگست 1956 کے فیصلے اور فرمان سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل۔ پٹنہ ہائی کورٹ کے متفرق میں عدالتی مقدمہ نمبر 604 آف 1953۔

ڈی۔ پی۔ سنگھ، اپیل کنندہ کے لیے۔

ایس۔ پی۔ ورما، مدعا علیہ کے لیے۔

11 جنوری 1961۔ عدالت کا فیصلہ بذریعہ سنایا گیا۔

جسٹس شاہ۔ پٹنہ کے ہائی کورٹ آف جوڈیکل پینل نے مندرجہ ذیل سوال کا مثبت جواب دیا جو بورڈ آف ایگریکلچرل انکم ٹیکس، بہار نے بہار ایگریکلچرل انکم ٹیکس ایکٹ، XXXII آف 1948 کی دفعہ 28(3) کے تحت پیش کیا تھا۔ جسے اس کے بعد ایکٹ کہا گیا ہے:

"کیا، مقدمے کے حقائق اور حالات میں، درخواست گزار کا 1355 پھسلی میں اسٹیٹ کی آمدنی کے لیے قانونی طور پر جائزہ لیا جاسکتا ہے جب اسٹیٹ وصول کنندہ کے ہاتھ میں تھا؟"

آئین کے آرٹیکل 136 کے تحت خصوصی اجازت کے ساتھ، اس اپیل کو ہائی کورٹ کے حکم کے خلاف ترجیح دی جاتی ہے۔ اپیل کنندہ بہار کے ضلع بھاگلپور میں استھال اسٹیٹ، سالونا کا مہنت ہے۔ اس اسٹیٹ سے متعلق ایک مقدمے میں، ایک کورٹ ریسیور کو فرسٹ کلاس ماتحت جج، مونگیر نے اسٹیٹ کے انتظام کے لیے مقرر کیا تھا۔ وصول کنندہ دسمبر 1949 میں کچھ وقت تک کام کرتا رہا، اور ماتحت جج کے حکم پر اس نے جنوری 1950 میں اپیل کنندہ کو جائیداد کا چارج سونپا۔ 15 جنوری 1950 کو اپیل کنندہ نے زرعی

انکم ٹیکس آفسر، مونگیر کو 16 ستمبر 1948 سے 15 ستمبر 1949 کے موافق فصل سال 1355 کے لیے جائیداد کی آمدنی کا ریٹرن پیش کیا۔ زرعی انکم ٹیکس افسر نے 7 اگست 1950 کو اسٹیٹ کی زرعی آمدنی کا تخمینہ روپے 6-2-90,507 پر لگایا اور اپریل کنندہ کو زرعی انکم ٹیکس کے طور پر روپے 0-13-20,290 ادا کرنے کا حکم دیا۔ کمشنر آف ایگریکلچرل انکم ٹیکس اور بورڈ آف ایگریکلچرل انکم ٹیکس بہار کو پیش کردہ تشخیص کے حکم کے خلاف اپیلیں ناکام رہیں۔ تاہم بورڈ نے ایکٹ کی دفعہ 28 (3) کے تحت ہائی کورٹ کو اس کے حکم سے پیدا ہونے والے سوال کا حوالہ دیا۔

اس اپیل میں جو واحد سوال طے کیا جانا ہے وہ یہ ہے کہ آیا اپریل کنندہ اس سال کے لیے زرعی انکم ٹیکس ادا کرنے کا ذمہ دار تھا جس میں جائیداد عدالت وصول کنندہ کے انتظام میں تھی۔ ایکٹ کا دفعہ 3 جو کہ تشخیصی دفعہ ہے فراہم کرتا ہے:

"زرعی انکم ٹیکس ہر مالی سال کے لیے اس ایکٹ کی دفعات کے مطابق اور اس کے تابع ہر شخص کی پچھلے سال کی کل زرعی آمدنی پر وصول کیا جائے گا۔  
دفعہ 4 کے ذریعے یہ فراہم کیا گیا ہے:  
"جیسا کہ اس کے بعد فراہم کیا گیا ہے، اس ایکٹ کا اطلاق ریاست بہار میں واقع زمین سے حاصل ہونے والی تمام زرعی آمدنی پر ہوگا۔"

اپریل کنندہ کی جائیداد کی آمدنی ٹیکس کی ادائیگی سے مستثنیٰ نہیں تھی اور دفعہ 3 کی بنیاد پر، زیر بحث تشخیص سال کی آمدنی پر زرعی انکم ٹیکس وصول کیا گیا تھا، اور اپریل کنندہ جائیداد کے مالک کی حیثیت سے اس آمدنی پر ٹیکس ادا کرنے کے لیے پہلی نظر میں ذمہ دار تھا۔ تاہم اپریل کنندہ نے ایکٹ کی دفعہ 13 پر انحصار کیا جس میں کہا گیا ہے:

"جہاں کوئی شخص زمین رکھتا ہے، جس سے زرعی آمدنی حاصل ہوتی ہے، اس وقت نافذ کسی قانون کے تحت مقرر کردہ کامن بیجر کے طور پر، یا کسی معاہدے کے تحت یا ایسی زمین میں یا اس سے حاصل ہونے والی زرعی آمدنی میں مشترکہ طور پر دلچسپی رکھنے والے افراد کی طرف سے وصول کنندہ، منتظم یا اسی طرح کے طور پر، ہر شخص کے ذریعے ایسی زمین سے حاصل ہونے والی زرعی آمدنی پر زرعی انکم ٹیکس کے طور پر قابل ادائیگی رقوم کا

مجموعہ اس طرح کے مشترکہ میجر، وصول کنندہ، منتظم یا اسی طرح کے افراد پر لگایا جائے گا، اور وہ ہر ایسے شخص کے ذریعہ اس طرح قابل ادائیگی زرعی انکم ٹیکس کے سلسلے میں ٹیکس دہندہ سمجھا جائے گا اور اسی طرح ادا کرنے کا ذمہ دار ہوگا۔

اپیل کنندہ نے زور دیا کہ اگر وہ زمین جس سے زرعی آمدنی حاصل کی جاتی ہے کسی وصول کنندہ کے پاس ہے اور آمدنی وصول کنندہ کو موصول ہوتی ہے، تو صرف وصول کنندہ ہی، دفعہ 13 کی بنا پر، ٹیکس دہندہ سمجھا جاسکتا ہے اور صرف وصول کنندہ ہی اس آمدنی کے سلسلے میں ٹیکس ادا کرنے کا ذمہ دار ہے۔ اپنی دلیل کی حمایت میں، اپیل کنندہ دفعہ 2، شق (ایم) میں لفظ "شخص" کی تعریف پر انحصار کرتا ہے جس میں کہا گیا ہے:

"شخص" سے کوئی فرد یا افراد کی انجمن مراد ہے، جو اپنے لیے یا کسی اور کے لیے جائیداد کا مالک یا مالک ہے، یا جزوی طور پر اپنے فائدے کے لیے اور جزوی طور پر دوسرے کے لیے، یا تو مالک، ٹرسٹی، وصول کنندہ، مشترکہ میجر، منتظم یا منتظم کے طور پر یا قانون کے ذریعے تسلیم شدہ کسی بھی حیثیت میں، اور اس میں ایک ہندو خاندان، فرم یا کمپنی وغیرہ منقسم فرد بھی شامل ہے۔"

ہمارے خیال میں، اپیل کنندہ کی طرف سے اٹھائے گئے تنازعہ میں کوئی بنیاد نہیں ہے۔ ٹیکس ادا کرنے کی ذمہ داری ہر شخص کی زرعی آمدنی پر عائد کی جاتی ہے۔ اگرچہ وصول کنندہ کی طرف سے جمع کی گئی آمدنی اپیل کنندہ کی آمدنی تھی۔ دفعہ 13 کے مطابق، مالک کے علاوہ، وصول کنندہ کو ٹیکس دہندہ سمجھا جانا چاہیے۔ لیکن یہ حقیقت کہ وصول کنندہ، اس وجہ سے کہ اس کے پاس وہ جائیداد ہے جس سے اکاؤنٹ کے سال میں آمدنی حاصل کی گئی تھی، اسے ٹیکس دہندہ سمجھا جاسکتا ہے اور ٹیکس ادا کرنے کا ذمہ دار ہے، اس اپیل کنندہ کو، جس کی طرف سے آمدنی حاصل کی گئی تھی، زرعی انکم ٹیکس ادا کرنے کی ذمہ داری سے بری نہیں کرتا ہے۔ دفعہ 13 محض ٹیکس کی وصولی کے لیے ایک مشینری فراہم کرتا ہے، اور یہ تشخیصی دفعہ نہیں ہے۔ جب جائیداد وصول کنندہ، کامن میجر یا منتظم کے قبضے میں ہو تو ٹیکس لگانے والے حکام ایسے افراد کے ساتھ ٹیکس دہندگان کے طور پر سلوک کر سکتے ہیں لیکن ان کے پابند نہیں ہیں اور ٹیکس وصول کر سکتے ہیں۔ ٹیکس لگانے والے حکام ہمیشہ آمدنی کے مالک کے خلاف کارروائی کر سکتے ہیں اور اس کے خلاف ٹیکس کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ "شخص" کے معنی میں تعریف میں بلاشبہ ایک وصول کنندہ، ٹرسٹی، کامن میجر، ایڈمنسٹریٹر یا ایگزیکٹو شامل تھا، اور اس طرح کی شمولیت سے، ٹیکس لگانے والے حکام کے لیے ایسے کسی بھی شخص کے خلاف ٹیکس کا اندازہ

لگانا کھلا ہے؛ لیکن اس وجہ سے، مالک کے ہاتھ میں موجود آمدنی ٹیکس کی تشخیص کی ذمہ داری سے مستثنیٰ نہیں ہے۔

اپیل کنندہ کے وکیل نے زور دیا کہ اپیل کنندہ کو وصول کنندہ سے موصول ہونے والی آمدنی زرعی آمدنی کی نوعیت کو برقرار نہیں رکھتی ہے اور اس لیے بھی اپیل کنندہ زرعی انکم ٹیکس ادا کرنے کا ذمہ دار نہیں ہے۔ لیکن یہ دلیل ٹیکس لگانے والے حکام کے سامنے کبھی نہیں اٹھائی گئی اور اس طرح کا کوئی سوال اس عدالت کو نہیں بھیجا گیا۔ آمدنی کی نوعیت کو اپیل کنندہ کے ہاتھ میں زرعی آمدنی کے طور پر قبول کیا گیا تھا اور واحد سوال جو زرعی انکم ٹیکس بورڈ کے سامنے بھیجا اور اٹھایا گیا تھا وہ یہ تھا کہ اپیل کنندہ کی ذمہ داری کا اندازہ زیر بحث سال کے زرعی انکم ٹیکس پر لگایا جائے۔

کیس کے اس نقطہ نظر میں، اپیل ناکام ہو جاتی ہے اور اخراجات کے ساتھ مسٹر دکردی جاتی ہے۔

اپیل مسٹر دکردی گئی۔